Vol.2 No.2 2019

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

معاجمِ عربیہ: مفاہیم، اصول اور اقسام۔۔۔تاریخی مطالعہ

Arabic Lexicography: Terminologies, Principles, and Categories: Historical Study

ڈاکٹر محمد سمیع اللہ[1]

Abstract

Soon after the promulgation of Islam and the mass conversion of non-Arabs to the new religion, the need was felt for a systematic study of the Arabic language to maintain a correct reading and interpretation of the Qur'an by both Arab and non-Arab Muslims, and to make it easy for non-Arab Muslims to learn Arabic. That need was immediately satisfied by the appearance of scholars devoted to the systematic observation, collection and registration of the linguistic phenomena in Arabic on their various levels. The history of lexicography is one of trial and error, but lexicon is as old as writing itself. The Sumerians' signs on clay tablets constitute, perhaps, the world's first classified vocabularies. The Assyrians' coming to Babylon stimulated lexicography there. Ta'lif al-Mu'ajim al-'Arabiyyah, the equivalent of which in English is Arabic lexicography takes its root from a'jama which means to make clear. It is defined as the art or practice of writing or compilation of Arabic lexicons or dictionaries. This paper presents a historical study of Terminology of Arabic lexicography and its various types as well as discussion regarding the principles of Lexicography. This reading would help the scholars of Linguistics and Literature to be acquainted with the fundamentals of Arabic lexicography and its historical evaluation.

Keywords: Arabic Grammar, Lexicon, Lexicography, al-Mu'ajim al-'Arabiyyah, Historical Ealuation

بلاشبہ عربی زبان، ان معدودے چند عالمی زبانوں میں سے ایک ہے جو اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ لغتِ عربی کے اولین ارتقائی دور میں نزولِ قرآن نے اس میں اہم کردار ادا کیا۔ پہلی صدی ہجری کے بعد، جب عرب و عجم کا اختلاط بڑھا اور عربی لغت کی بقاء کا مسئلہ درپیش ہوا تو ماہرین نے لغات کے تجزیے اور تالیفِ معاجم کو اہم سمجھا۔ اس ضمن میں خصوصاً لغتِ عربی کے مفردات کی جانچ پڑتال کے لیے، ایسے ماہرین نے نہ صرف الفاظ کے پس منظر جاننے لیے خالص دیہاتی علاقوں کا رخ کیا بلکہ ایک ہی لفظ کی مختلف طریقہ ہائے ادائیگی، معانی، وغیرہ کو منظرِ عام پر لانے کا تاریخی عمل شروع کیا[1] تاکہ عربی مفردات، دیگر زبانوں کی مداخلت سے لفظاً و معناً محفوظ ہو سکیں۔

زبان سے وابستگی کا یہ مظہر عربی معاجم کی تالیف پر منتج ہوا۔ نیز لغتِ عربی کی اشاعت و قبولیت، عجمی افراد کے لیے اس کی جامعیت کو آشکار کرنے، اور علومِ اسلامیہ میں سے قرآن و حدیث کے مفردات کو واضح کرنے کے لیے ایسی معاجم منصۂ شہود پر آئیں۔

'معجم' کا لغوی مفہوم:

'معجم' ع، ج، م کے مادہ سے مرکب ہے۔ عَجَمٌ (جیم کی فتح کے ساتھ) اور عَجْمٌ (جیم پر جزم کے ساتھ) دونوں طرح مستعمل ہے[2]۔ قاموس المعانی کے مطابق: عَجَمٌ کا لفظ اگر کسی حرف یا لکھی ہوئی چیز کے ساتھ بولا جائے مثلاً عجم الحرف او الکتاب تو اس کا معنیٰ اُس حرف پر نقطہ یا اعراب لگانے کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح "عجم الشخص" کا معنی ہوگا کہ ایسا شخص جس کی زبان میں لُکنت اور اس کا کلام فصاحت سے خالی ہو۔ اسی وجہ سے 'عرب' کی ضد کے طور پر 'عجمی' کی اصطلاح عام ہوئی۔ کیونکہ جانوروں کو بھی "عَجماء" اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بولنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں[3]۔ مُعجم حروف سے مراد، نقطہ دار حروف اور اسی سے عَجَّمَ الکلمۃ یعنی کسی کلمے پر نقطے اور اعراب لگانا۔ اسی سے مشتق لفظ 'مُعجم' سے مراد ایسی دستاویز یا تحریر جس میں الفاظ کو حروفِ تہجی کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہو[4]۔

---

1 اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

اہل عرب کے ہاں لفظِ 'معجم' کا اولین استعمال:

باقاعدہ طور پر اس کا تعین گو کہ مشکل ہے کہ عربوں کے ہاں اس کا استعمال کب شروع ہوا، تاہم متداول معاجم کی حیثیت سے اس لفظ کا اطلاق امام بخاری (م۲۵۶ھ) نے اپنی 'الصحیح' میں "باب تسمية من سمي من أهل بدر" کے تحت حروفِ معجم کے طور پر کیا ہے [5]۔ امام بغوی (م۳۱۴ھ) نے بھی 'معجم الحدیث' کی اصطلاح کے طور پر اس کا ذکر کیا[6]۔ صاحب کشف الظنون نے ایک روایت بھی نقل کی ہے[7] جو اس لفظ کے حوالے سے رسولِ کریم ﷺ کے ارشاد پر مبنی ہے۔

عن أبي ذر قال: يا رسول الله! أي كتاب أنزله الله على آدم عليه السلام؟ قال: كتاب المعجم، قلت: أي كتاب المعجم؟ قال: أ ب ت ث ج، قلت: يا رسول الله! كم حرفا؟ قال: تسعة وعشرون حرفا۔[8]

"حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم پر کونسی کتاب اتاری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'کتاب المعجم'۔ میں نے پوچھا کہ کونسی کتاب المعجم؟ فرمایا : کہ ا، ب، ت، ث، ج۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ ! یہ کتنے حروف تھے؟ فرمایا : انیتس (۲۹) حروف تھے"۔

'معجم' کا اصطلاحی مفہوم:

الفاظ کی تشریح و وضاحت کے لیے 'علم المفردات' اور 'علم المعاجم' دونوں اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ عربی زبان میں اس کے لیے "المعجمیۃ"، جبکہ انگریزی میں اس کے متبادل اصطلاح Lexicon معروف ہے۔ البتہ معاجم کو جاننا یعنی 'فرہنگ شناسی' (Lexicology) "علم المعاجم" کہلاتا ہے جبکہ معاجم تشکیل دینا یعنی 'فرہنگ نویسی' (Lexicography) جسے عربی زبان میں "القاموسیۃ" یا "علم القاموس" کہتے ہیں[9]، "علم صناعۃ المعاجم" کہلاتا ہے۔ یہ دو الگ الگ علوم اور میدان ہیں۔ انگریزی زبان میں معجم کے مفہوم کے تحت، درجِ ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں:

- **ڈکشنری (Dictionary):** الفاظ کی بلحاظِ حروفِ تہجی ایسی فہرست جو روزمرہ زندگی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جس میں ان الفاظ کی بطورِ سابقہ یا لاحقہ استعمال کی مثالیں اور وضاحت مندرج ہو۔
- **لیگزی کان (Lexicon):** کسی مخصوص زبان کے الفاظ کی فہرست کو کہتے ہیں۔
- **تھیسارس (Thesaurus):** مفردات و کلمات کے مستعمل باہم مترادف و مشترک الفاظ (Dictionary of Synonyms) پر مشتمل کتاب کو تھیسارس کہتے ہیں۔
- **ووکیبولری (Vocabulary):** کسی مخصوص فرد، پیشہ، گروہ یا طبقہ کے ہاں مستعمل الفاظ کی فہرست، Vocabulary کہلاتی ہے۔
- **گلازری (Glossary):** کسی کتاب یا متن میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی فہرست جس میں ان الفاظ و اصطلاحات کی وضاحت پیش کی گئی ہو۔
- **موسوعہ (Encyclopedia):** کسی خاص علم یا اس کی شاخ سے متعلق حوالہ جاتی کام یا معلومات کا جامع خلاصہ جو الفبائی ترتیب سے مرتب کیا جائے، موسوعہ کہلاتا ہے۔[10]

علم المعاجم (Lexicology) کی تعریف: معروف انگریزی ماہر لغت، ریڈی ایلن، علم المعاجم (Lexicology) کی تعریف اِن الفاظ میں کرتے ہیں:

Lexicology is the part of linguistics which studies words. This may include their nature and function as symbols, their meaning, the relationship of their meaning to epistemology in general, and the rules of their composition from smaller elements. Lexicology also involves relations between words, which may involve semantics, derivation, usage and sociolinguisticdistinctions, and any other issues involved in analyzing the whole lexicon of a language.[11]

''معاجم، لسانیات کا وہ حصہ ہے جس میں الفاظ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ جس میں الفاظ کی ساخت، بطور علامت ان کا عمل، ان کے معانی، عمومی اصطلاحات میں مختلف معانی کے مابین تعلق اور مختصر عناصر سے الفاظ کی بناوٹ و تشکیل کے اصول شامل ہیں۔ کلمات کے مابین ربط، ماخذ، لسانی و سماجی خصوصیات نیز کسی بھی زبان کے مفردات کے تجزیہ کے لیے درکار مسائل کا مطالعہ، علم المعاجم (Lexicology) کے تحت کیا جاتا ہے''۔

استاذ عبدالرحمٰن محمد جمال، ''معجم'' کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

هو كتاب يضم أكبر عدد من مفردات اللغة مرتبة ترتيبا معينا مقرونة بشرحها وتفسير معانيها وطريقة نطقها، ويطلق عليه أحيانا اسم القاموس، وهي إما على حروف الهجاء أو الموضوع.[12]

''ایسی کتاب جو مخصوص ترتیب کے ساتھ کسی لغت کے بڑے ذخیرۂ مفردات پر مشتمل ہو، جس میں ان مفردات کی تشریح، معانی کی وضاحت، ادائیگی کا طریقہ مذکور ہو۔ بسا اوقات اسے قاموس کا نام بھی دیا جاتا ہے جو حروفِ تہجی یا موضوعاتی ترتیب پر تشکیل دی گئی ہو''۔

یعنی کوئی معجم اس وقت کامل کہلائے گی جب اس میں متعلقہ زبان کا ہر کلمہ اپنے معنی کی تشریح، اشتقاق، طریقۂ ادائیگی اور استعمال کے مواقع کی وضاحت اور مثالوں کے ساتھ درج کر دیا گیا ہو۔

معروف ماہرِ معاجم، علی القاسمی اپنی مشہور کتب، ''المعجمية العربية بين النظرية والتطبيق'' اور ''علم اللغة وصناعة المعجم'' میں علم المعاجم کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''علمالمفرداتالذييهتمبدراسةالالفاظمن حيث اشتقاقها وأبنيتها ودلالتها وكذلك بالمترادفات والمشتركات اللفظية والتعابير الاصطلاحية والسياقية، فعلم المفردات يهئ المعلومات الوافية عن المواد التی تدخل فی المعجم''۔[13]

یعنی مفردات کا ایسا علم جس میں الفاظ کے منبع، ابتداء، اطلاق نیز اس لفظ کے مترادف و مشترک و ہم معنی الفاظ اور اس لفظ کی بطور اصطلاح تعبیرات سے بحث کی جاتی ہے۔ گویا علم المفردات کسی معجم میں موجود الفاظ سے متعلق مہیا مواد کی تفصیل کو بیان کرتا ہے۔ ڈاکٹر عمر احمد مختار کے مطابق:

كتاب يضم بين دفتيه مفردات لغة ما، ومعانيها واستعمالاتها في التراكيب المختلفة، وكيفية نطقها، وكتابتها مع ترتيب هذه المفردات بصورة من صور الترتيب التي غالب ا ما تكون الترتيب الهجائي۔[14]

''[معجم سے مراد] ایسی مجلد کتاب ہے جس میں مفردات کی لغت، ان کے معانی اور مختلف تراکیب میں ان کے استعمال سے متعلق ابحاث پر مشتمل ہو، نیز ان کے اندازِ نُطق، ان مفردات کے متداول لکھنے کے انداز یا ترتیب ہجائی سے انہیں جمع کیا گیا ہو''۔

قاہرہ کی مجمع اللغۃ العربیۃ کی طرف سے معجم کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

ديوان لمفردات اللغة مرتب على حروف المعجم۔[15]

''موسوعاتی طرز پر حروف سے متعلق لغوی مفردات کے مجموعے کو معجم کہتے ہیں''۔

گویا ''علم المعاجم النظری'' (Lexicology) مفردات اور کلمات کے مبنیٰ و معنیٰ، مشتقات، مختلف صیغوں اور ان کے صرفی و نحوی استعمالات، اصطلاحی صورتوں اور تراکیب کو موضوع بناتا ہے۔

مذکورہ بالا تعریفات محض اُن معاجم پر صادق آتی ہیں جن میں مفردات کی بنیاد پر الفاظ کے معانی اور ان کے پس منظر پر بحث کی گئی ہو۔ تاہم عربی معاجم کی دیگر اقسام مثلاً یاقوت الحموی (۶۲۶ھ) کی معجم البلدان وغیرہ ان تعریفات سے خارج ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ ایسی کتب پر 'معجم' کا لفظ بولا اور لکھا جاتا ہے۔ نیز دورِ حاضر میں یہ لفظِ معجم بہت وسعت اختیار کر گیا ہے کیونکہ انٹرنیٹ کی آمد اور کتابی ذخیرہ کی اس پر منتقلی کے بعد مختلف اقسام کے پروگرامز، کمپیوٹر ایپلی کیشنز، آن لائن انسائیکلوپیڈیا زاب ''بين الدفتين'' اور کتابی صورتوں سے ماوراء ہو چکے ہیں۔ اس مسئلہ کے پیش نظر ہمیں ڈاکٹر احمد معتوق کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے جن کا کہنا ہے کہ معاجم کی تمام ترجدید صورتیں معناً معجم کی تعریف میں شامل ہو جاتی ہیں کیونکہ معجم کے خصائص مثلاً ترتیبِ مفردات، معجم کی خصوصیات وغیرہ دونوں طریقوں میں مشترک ہیں[16]۔ چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جدید موسوعاتی صورتیں، معاجم کی ارتقائی اور ترقی یافتہ صورتیں ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

علم القاموس یا اصولِ معاجم:

علم المعاجم (Lexicology) کسی ایک یا کئی زبانوں میں مفردات کے مطالعے کا نام ہے، جبکہ 'علم القاموس' (Lexicography) اُن اساسی اصولوں، منہج اور اطلاقی اسلوب کا نام ہے جن کی بنیاد پر الفاظ و کلمات کا مطالعہ ممکن ہوتا ہے [17]۔ ''علم القاموس''، یا ''صناعۃ المعاجم'' یا ''علم اصولِ معاجم'' کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

العلم الذي عنى بدراسة العناصر المشتركة في إنتاجالمعاجم، والقواعد التي تحكمها، والعناصر المشتركة لدراسة المفردات ودلالاتها۔[18]

''ایسا علم جس کے ذریعے سے معاجم کی تشکیل کے لیے مفردات کے عناصرِ مشترکہ سے بحث کی جائے نیز اُن قواعد کا مطالعہ جو مفردات کو طے کرتے ہیں اور مفردات کے مدلولات کا مطالعہ، اصولِ معاجم کہلاتا ہے''۔

تالیفِ معاجم کے عمومی اصول

کتبِ معاجم کی ساخت، نوعیت اور اقسام پر غور کرنے سے حسبِ ذیل عمومی اصول ہمارے سامنے آتے ہیں: [19]

✍ **الفاظ کے مادہ و مصدر کے لحاظ جمع و توضیح:** معاجم بنیادی طور پر ایسی کتب نہیں ہوتیں کہ جن میں مختلف افکار و نظریات اور ان سے متعلق اختلافی آراء کو جمع کیا جائے۔ بلکہ عربی معاجم میں بالخصوص الفاظ کے لغوی متعلقات اور حقائق کو مختلف اسالیب میں بیان کی جاتا ہے۔ مفردات کے جمع و توضیح میں عملاً یہ اسالیب متداول رہے ہیں؛

I. عربی معاجم میں مفردات کی توضیح کے لیے کبھی منطقی اور کبھی شماریاتی اسلوب اختیار کیا جاتا ہے، جیسا کہ خلیل بن احمد نے اپنی معجم 'العین' میں اختیار کیا۔

II. اہلِ لغت سے بالمشافہ روایت کا اسلوب۔

III. سابقہ معاجم اور ایسی کتب سے مادۂ لفظ کے بارے میں مواد جمع کرنے کا اسلوب۔

✍ **لفظ کے مادہ سے متعلق جمع شدہ مواد سے انتخاب:** بعض مفردات نسبتاً زیادہ تفصیل رکھتے ہیں۔ ہر زبان میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو کثیر المصادر ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر المعنیٰ بھی ہوتے ہیں [20]۔ ایسے مفردات کے حوالے سے اُن کے مصادرِ مشہورہ و شاذہ، عربی و غیر عربی اور قدیم و جدید ماہرین کے افکار کو، بسا اوقات، عام قواعدِ لغت کے بر خلاف، نقل کرتے ہوئے اس میں سے مناسب ترین کے قبول و عدمِ قبول پر دلائل قائم کیے جاتے ہیں۔ یہ دلائل حسبِ ذیل ہیں؛

I. دلیلِ نقلی لفظی

II. دلیلِ نقلی غیر لفظی

III. خبرِ متواتر

IV. خبرِ واحد

V. قواعدِ فصاحت

✍ **منتخب مادہ کی توضیح و تشریح:** کسی مفرد کے ایک سے زائد مشتقات یا مادوں میں سے کسی کے منتخب کر لینے کے بعد اس کی شرح و توضیح، معاجم کے عمومی اصول میں سے ایک ہے۔ خلیل بن احمد نے اس شرح و توضیح کے اصول بھی وضع کیے [21]۔ جو کہ یہ ہیں:

I. **تجرید:** دیگر مشتقات سے کسی مناسب ترین منتخب شدہ مادہ کو اس طرح سے واضح کرنا کہ اُس کے جملہ ممکنہ معانی اسی مادہ کے گرد گھومتے نظر آئیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

II. **صوتی ساخت:** کسی مفرد کا منتخب مبدا ایسا ہو کہ وہ صوتی اثرات کے لحاظ سے بھی قابل قبول ہو۔

III. **تحریرِ مادہ:** اُس مادے یا مشتق کو اعراب وضبط کے ساتھ تحریر کیا جائے۔

IV. **رموز و طرقِ ادائیگی:** کہ اس مادے سے مشتق الفاظ کو رموز وعلامات سے مزین کیا جائے اور اس کی ادائیگی کے مختلف طُرق واضح کیے جائیں۔

ضمیموں اور حواشی کا اضافہ: سب سے پہلے خلیل نے اس روایت کا آغاز کیا [22]۔ بعد ازاں ابن فارس نے اپنی مقاییس کے مقدمہ میں اپنی تالیف کا اسلوب، مصادر وغیرہ کی وضاحت کی [23]۔ پھر ابن منظور کے ہاں لسان العرب کے مقدمہ میں بھی اس تالیف کے اہداف، لسانِ عربی کی فضیلت، کتاب کا منہج و مصادر، حروفِ مقطعات کی تفصیل اور القابِ حروف پر ضمیماتی اضافہ نظر آتا ہے [24]۔ ضمیمہ جات کی موجودہ صورت کی ابتداء ہمیں ابن درید کی معجم 'الجمہرۃ' اور پھر الفیومی (۷۷۰ھ) کی مصباح المنیر اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ سب سے اس کتاب کا اختتام ہمیں ایک ضمیمہ کی صورت میں ملتا ہے جس میں لغوی ادائیگی سے متعلق اصولِ صرف بیان کیے گئے ہیں [25]۔

معاجم کی اقسام:

عہدِ آغاز سے عہدِ موجود تک، لکھی گئی معاجم وقت کے علمی، فکری اور لغوی تقاضوں سے ہم آہنگ اور تبدیل ہوتی رہی ہیں۔ دورِ حاضر کی معجمات یا ڈکشنریاں اپنے مناہج و مقاصد کے اعتبار سے متعدد اقسام کی ہیں۔ جن میں

❶ معاجم بلحاظِ مقاصد، ❷ معاجم بلحاظِ الفاظ، ❸ معاجم بلحاظ معانی،
❹ معاجم بلحاظ اَبنیۃ، ❺ بلحاظ منہج، ❻ بلحاظِ صوتِ الفاظ،
❼ بلحاظ ترتیب الف بائی آغاز سے، ❽ بلحاظ ترتیب الف بائی آخر سے [26]۔

اسی طرح زبانوں کے حوالے سے بھی کچھ کچھ معاجم یک زبانی، کچھ دوزبانی اور کچھ اس سے بھی زائد ہوتی ہیں۔ اپنی اقسام وانواع کے لحاظ سے معاجم کو یوں منقسم کیا جاسکتا ہے:

1. **یک زبانی معاجم:** جملہ معاجم میں یہ مشہور ترین قسم ہے جس میں ایک ہی زبان میں اس معجم کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ ایک ہی زبان کے لفظ کی تشریح اسی زبان میں کی جاتی ہے۔ جیسے عربی سے عربی، انگریزی سے انگریزی وغیرہ۔ قدیم عربی معاجم اسی نوع کی ہوتی تھیں۔

2. **دوزبانی معاجم:** ایسی معاجم جن میں کسی منتخب اور داخلی زبان کے الفاظ و مفردات کی تعریف و تشریح کسی دوسری زبان میں کی جائے۔

3. **وضاحتی معاجم:** ایسی معاجم اور ڈکشنریاں بیسویں صدی ہجری کی تیسری دہائی میں منظرِ عام پر آنا شروع ہوئیں۔ مروجہ منہجیاتی اور معیاراتی معاجم یا ڈکشنریوں کے برعکس، وضاحتی معاجم کسی زبان کے مفردات، مخصوص جگہوں، اشعار، ضرب الامثلہ وغیرہ کی توضیح پر مشتمل ہوتی ہیں۔ وضاحتی معاجم کی مثال، الشیخ احمد رضا کی تیار کردہ "قاموس رد العامی الی الفصیح" ۱۹۵۲ء میں منظر عام پر آئی جس میں لبنان اور اس کے نواح میں مستعمل عربی زبان میں دَر آنے والے عجمی الفاظ کو واضح کیا گیا [27]۔ اسی طرح انیس فریحہ کی "معجم الالفاظ العامیۃ" (۱۹۴۷ء) میں دیگر معاجم میں مختلف عربی لہجات کے مستعمل مفردات کو بیان کیا گیا۔

4. **موسوعاتی (Encyclopedic) معاجم:** مفردات کی لغوی شرح ووضاحت سے ایک قدم آگے معاجم کی یہ قسم، انسائیکلوپیڈیا کی صورت ہے جس میں شخصیات کے نام، ان کی مکمل سوانح عمری، ان پر مختلف ادبی وماہرانہ آراء وغیرہ ذکر کی جاتی ہیں۔ ایک مسیحی عالم، لوئیس معلوف نے ۱۹۰۸ء میں پہلی بار "المنجد" کے نام سے اس نوع کی معجم ترتیب دی [28]۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol.2 No.2 2019

5. **موضوعاتی معاجم:** مفردات کی ترتیب،اقسام،معانی کے برعکس،موضوعاتی معاجم کسی خاص موضوع پر موجود مفردات واصطلاحات کو ایک ہی جگہ ذکر کرنے پر مکتفی ہوتی ہیں۔ جیسے میڈیکل سائنس میں اعضائے جسمانی،یا عمومی موضوعات مثلاً رسم ورواج، کھانا پینا وغیرہ۔

عربی زبان میں جدید موضوعاتی معاجم کی ابتداء بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں ہوئی جب محمد شرف نے نباتات کے ناموں پر مشتمل معجم ۱۹۲۶ء میں شائع کی۔ بعدازاں امین معلوف نے "معجم الحیوان" ۱۹۳۲ء میں، مصطفیٰ الشہابی نے "معجم الالفاظ الزراعیۃ" ۱۹۴۳ء میں شائع کیں۔

6. **تاریخی معاجم:** وضاحتی معاجم کے برعکس،تاریخی معاجم کسی مخصوص علاقے یا زمانے تک محدود نہیں ہوتیں۔ مفردات کے استعمال سے متعلق،ان کے زمانۂ اشتقاق (Etymology) سے لے کر روزمرہ معمولات میں اس کے مروجہ استعمال کی صورتوں کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ عربی مفردات کے سامی زبانوں کے پس منظر یا جدید مغربی زبانوں میں دیگر زبانوں کی آمیزش وغیرہ ایسی معاجم کا موضوع ہوتے ہیں۔ مفردات کے مشتقات کی تفصیل پر مبنی،ایسی ابتدائی ترین معجم، "بیلی" کی ہے جو انگریزی زبان میں ۱۷۲۱ء میں منظر عام پر آئی۔

بعدازاں جان جیمسن نے اسکاٹش زبان کی ایٹمالوجی پر مبنی معجم ۱۸۰۸ء میں شائع کی۔ آکسفورڈ پریس کی انگریزی ڈکشنری اس کی بہترین مثال ہے جس کی تکمیل ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔

اہل عرب میں یہی مزاج غالب رہا کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ کون سے عجمی الفاظ عربی لغت کا حصہ بن چکے ہیں اور ان کا اشتقاقی پس منظر کیا ہے؟ البتہ چھٹی صدی ہجری میں امام الجوالیقی اس حیثیت میں منفرد ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "المعرب من الکلام الاعجمی" لکھی جس کے بعد اسی کے تسلسل میں امام الخفاجی کی "شفاء الغلیل" معروف ہے۔ عربی زبان میں ایسی تفصیلی معجم ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آسکی۔

دوسری جنگِ عظیم سے قبل مستشرق 'فشرؔ' نے یہ کوشش کی تھی تاہم دورانِ جنگ اس کی محنت ضائع ہوگئی۔ قاہرہ کی مجمع اللغۃ العربیۃ نے چند سال قبل فشرؔ کی کاوش کو جمع کر کے "المعجم الکبیر" شائع کی تاہم اس میں تاریخی معجم کی کچھ خصوصیات مفقود ہیں۔[29]

معاجم کی معروف اور اساسی تقسیم

مذکورہ انواع میں سے مروّج اور اہم معاجمِ الفاظ اور معانی ہیں۔

📖 **معاجم الفاظ:** معاجم الفاظ،متعلقہ زبان کے مفردات،اندازِ آہنگ،طرقِ ادائیگی اور لغوی تشریحات وامثلہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔اس کی ترتیب کی کئی صورتیں ہمیں مؤلفین کے ہاں ملتی ہیں مثلاً:

- **صوتی ترتیب:** جس میں حروف کی صوتی ترتیب اور مخارج کے لحاظ سے مفردات کی تفصیل ذکی کی جاتی ہے۔
- **الفبائی ترتیب:** جس میں حروف کی کتابی یعنی ہجائی یا الفبائی ترتیب اختیار کی جاتی ہے۔ جس میں مفرد حروف، پھر ثنائی اور پھر ثلاثی حروف یا اس کے برعکس مفردات ذکر ہوتے ہیں۔
- ترتیب ابجدی: یہ سب سے قدیم ترتیب ہے جسے ترتیب فنیقی بھی کہا جاتا ہے جس میں ابجد، ھوز حطی کلمن سعفص۔۔۔ کی ترتیب پر مفردات والفاظ کی وضاحت ہوتی ہے۔

معروف معاجم الفاظ:

❁ (معجم) العین	از	خلیل بن احمد الفراہیدی (۱۰۰ھ۔۱۷۰ھ)
❁ (معجم) الجمرۃ	از	ابنِ دُرید (۲۲۳ھ۔۳۲۱ھ)
❁ (معجم) البارع	از	ابوالقالی (۲۸۸ھ۔۳۵۶ھ)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615
Vol.2 No.2 2019

- (معجم) التہذیب از ابو منصورالازہری(۲۸۲ھ۔۳۷۰ھ)
- (معجم) المحیط از صاحب بن عباد(۳۲۴ھ۔۳۸۵ھ)
- (معجم) المقاییس از احمد بن فارس(۳۹۵ھ)
- (معجم) الصحاح از للجوہری(۳۹۸ھ)
- المحکم والمخصص از ابن سیدہ(۳۹۸ھ۔۴۵۸ھ)
- اساس البلاغۃ از زمخشری(۴۶۷ھ۔۵۳۸ھ)
- التکملۃ والعباب از ابن منظور الافریقی(۶۳۰ھ۔۷۱۱ھ)
- لسان العرب از ابن منظور الافریقی
- القاموس المحیط از فیروزآبادی(۷۲۹ھ۔۸۱۷ھ)
- تاج العروس از الزبیدی(۱۱۴۵ھ۔۱۲۰۵ھ)
- المصباح المنیر از احمد بن محمد القیومی
- المعجم الوسیط از مجمع اللغۃ العربیۃ، قاہرہ
- المنجد از یعلوف المسیح
- المنجد از البستانی
- المعجم العربی الاساسی از المنظمۃ العربیۃ للتربیۃ والعلوم والثقافۃ
- معجم الرائد از جبران مسعود
- المعجم العربی الحدیث الخلیل الجر

معاجمِ معانی: ایسی معجم جس میں کسی خاص موضوع کے لیے معیّن باب میں معنٰی کی بنیاد پر الفاظ جمع کیے جائیں۔ گویا ان معاجم کی ترتیب معانی و موضوعات کے لحاظ سے تشکیل دی جاتی ہے۔ مثلاً کتاب الاِبل، کتاب الخیل، اور کتاب الحیوان لنضر بن شمیل وغیرہ[30]۔اس ضمن میں معروف معاجمِ معانی یہ ہیں:

- الالفاظ از ابن السکیت
- المخصص از ابن سیدہ الاندلسی
- جواہر الالفاظ از قدامۃ بن جعفر
- معجم الالفاظ الکتابیۃ از عبدالرحمٰن بن عیسیٰ الہمدانی
- ادب الکاتب از ابن قتیبہ الدینوری
- لُباب الآداب از ثعالبی
- فقہ اللغۃ وسر العربیۃ از ثعالبی
- المزہر از جلال الدین السیوطی

Vol.2 No.2 2019
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

- جواہر الادب از الہاشمی
- نجعۃ الرائد و شرعۃ الوارد فی المترادف والتوارد از ابراہیم الیازجی
- الرسائل اللغویۃ
- کتاب الابل، الخیل، النبات نضر بن شمیل، الاصمعی، ابوعبیدہ

آئندہ فصل میں معاجم کے نشوو ارتقاء کی بحث میں اہم ترین عربی معاجم کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

عربی 'معاجم' کی اہمیت:

علم المعاجم ہر زبان کے مختلف علومِ حیات اور دیگر علومِ انسانی کی بنیاد ہے۔ معاجم کے نمایاں فوائد میں، کسی زبان کے الفاظ کے ذریعے اس کے لسانی تصورات کا اندازہ ممکن ہے، ثانیاً: اسی ڈکشنری کی بنیاد پر مفہوم کلمہ اہلِ زبان اور دیگر لوگوں کے لیے آسان بنتا ہے، ثالثاً: کسی بھی متن کی جانچ پڑتال اور اس کے مطلوب مفاہیم تک رسائی انہی معاجم سے آسان ہوتی ہے۔ رابعاً: مفردات و کلمات کے صوتی آہنگ سے شناسائی اور طُرقِ ادائیگی انہی معاجم سے معلوم ہوتے ہیں۔ خامساً: کلمہ کی تشکیل کے لیے مقصود فنّی پیچیدگیوں (Grammatical Issues) سے نبرد آزما ہونے کے لیے ابلاغی اسلوب کا تعارف، نیز سادساً: کسی بھی لفظ کا مروّج یا متروک معنٰی و مفہوم بھی ہمیں انہی معاجم، ڈکشنریوں یا موسوعات سے ملتا ہے[31]۔ گویا کسی بھی زبان میں معاجمِ لغت، کلیدی مقام کی حامل ہوتی ہیں۔

لغتِ عربی، بلاشبہ اپنی خصوصیات، قواعد اور اثرات کے لحاظ سے دنیا کی وسیع ترین عالمی زبان ہے۔ بایں وجہ کسی بھی عجمی فرد کے لیے عربی مفردات کا استعمال اور اطلاق اور کثرتِ معنی کے باعث کسی لفظ کا انتخاب مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے۔ خود اہل عرب بھی بعض اوقات اس اشتباہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کبار صحابہ کرام بھی بسا اوقات کسی قرآنی لفظ کے مطلوب معنی تک رسائی میں ایسی ہی کیفیت کا شکار ہوئے۔ جیسا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا:

يا رسول الله! نحن بني أب واحد، ونراك تكلم العرب بما لا نفهم أكثره[32].

"یا رسول اللہ! ہم ایک ہی باپ کی اولاد (ایک ہی نسل) سے ہونے کے باوجود دیکھتے ہیں کہ آپ عربی زبان میں ہی بات کرتے ہیں لیکن ہم اکثر اس کا مفہوم سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں"۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ علومِ قرآن و حدیث کے طالب علم کو مفرداتِ عربی کی وضاحت کے لیے عربی معاجم کس قدر مطلوب ہیں۔

حواشی:

1. احمد مختار عمر۔ صناعة المعجم الحديث۔ (عالم الکتب، ط۲۔ القاہرہ مصر۔ ۲۰۰۹ء)۔ ص ۱۱
2. علی القاسمی۔ علم اللغة وصناعة المعجم۔ (مکتبہ لبنان ناشرون۔ ط۳۔ بیروت، لبنان۔ ۲۰۰۴ء)۔ ص ۴
3. محمد رشاد الحمزاوی۔ المعجم العربي المعاصر في نظر المعجمية الحديثة۔ (مجلۃ مجمع اللغۃ العربیۃ، دمشق)۔ جلد ۷۸، شمارہ ۴۔ ص ۲۱
4. میثال نارنوف۔ قاموس المعاني لكل رسم معنى۔ (موقع اللغۃ والثقافۃ العربیۃ، فرانس۔ ۲۰۱۵ء) (عجم کے تحت)
5. البخاری محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ کتاب المغازی
6. محند الرکیک۔ المعجمية التفسيرية التاليفية۔ (مطبعۃ فاس، مراکش۔ ۲۰۰۰ء)۔ ص ۴۲
7. استاذ عطار نے اپنے صحاح پر اپنے مقدمہ میں اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ [اسماعیل بن حماد۔ الصحاح تاج

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اللغة۔ت: احمد عبدالغفور عطار۔(دارالعلم للملايين، مصر۔۱۹۹۰ء)۔ج۱،ص۱۰۸]

8۔ حاجي خليفة چلپی، مصطفٰی بن عبداللہ۔ كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون،(دارالفکر،بیروت،سنة الطبعة: 1410 -1990)۔ج۱،ص۱۷

9۔ نبیل علی۔اللغة العربية والحاسوب۔(دار تعریب،ط۱۔الکویت۱۹۸۸ء)۔ص۳۴

10 Leonhard Lipka, English Lexicology: Lexical Structure, Word Semantics & Word-formation Gunter Narr Verlag, 2002 , p. 12

11 . Harris, Randy Allen. The Linguistics Wars, (Oxford, New York: Oxford University Press, 1993). p.22

12۔ عبدالرحمٰن جمال۔المعاجم اللغوية: نشأتها وتطورها۔(دارالنہضۃ بیروت، لبنان۔۱۹۹۷ء)۔ص۲

13۔ علی القاسمی۔ علم اللغة وصناعة المعجم۔(مکتبہ لبنان ناشرون۔ط۳۔القاہرہ، مصر۔۲۰۰۹ء)۔ص۱۲؛ نیز دیکھئے:
علی القاسمی۔المعجمية العربية بين النظرية والتطبيق۔(مکتبہ لبنان ناشرون۔ط۱، بیروت، لبنان۔۲۰۰۳ء)۔ص۴

14۔ عمر احمد مختار، ڈاکٹر۔ البحث اللغوی عند العرب۔(عالم الکتب القاہرہ، طبع۸۔۲۰۰۳ء)۔ص۱۶۲

15۔ مجمع اللغۃ العربیۃ؛المعجم الوسيط۔(مکتبۃ الشروق الدولیہ، القاہرہ۔ط۴۔۲۰۰۴ء)۔ص۵۸۶

16۔ احمد متعوق،(ڈاکٹر)۔المعاجم اللغوية العربية۔(المجمع الثقافی، ابو ظہبی۔۱۹۹۹ء)۔ص۲۲

17۔ الحبیب النصراوی۔التعريف القاموسی۔(مرکز النشر الجامعی۔منوبۃ، تونس۔۲۰۰۹ء)۔ص۲۰

18۔ علی محمد الصراف(ڈاکٹر)۔"اصول المعجم العربی"۔المجلة الأردنية في اللغة العربية وآدابها، المجلد (9) العدد (4) محرم 1435 ه /کانوناؤل 2013۔(الجامعۃ مؤتۃ، الکرک، الأردن)۔ص۷

19۔ عمر، أحمد مختار(ڈاکٹر) :صناعة المعجم الحديث، ص65،
مزید دیکھئے: خلیل، حلمي: مقدمة لدراسة التواث المعجمي العربي، (دارالنھضۃ العربیۃ، بیروت، ط 1997، 1م)، ص 14، 13، اور دیکھئے:
القاسمی، علي: المعجمية العربية بين النظرية والتطبيق،(مکتبۃ لبنان، بیروت، 2003، ط1)، ص29

20۔ علی محمد الصراف، د۔"اصول المعجم العربی"۔المجلة الأردنية في اللغة العربية وآدابها، ص۱۷۶

21۔ السیوطي، جلال الدین عبدالرحمن: المزهر في علوم اللغة وأنواعها، تحقیق: فؤاد علي منصور،(ط1، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1998م)، ج1، ص107

22۔ الجیلالي، حلاّم (د): تقنيات التعريف في المعاجم العربية المعاصرة،(اتحاد الکتاب العرب، دمشق، 1999ء)، ص51

23۔ ابن فارس، المقاييس، (المقدمة)۔ص3 تاص5

24۔ ابن منظور، لسان العرب، المقدمة۔ص25 تاص ۴۱

25۔ الفیومی، أحمد محمد: المصباح المنير،(مکتبۃ لبنان، بیروت، 2001م)، ص262 تاآخر

26 . P. 221)Oxford Press, USA. 1990.(Robert O Zeleny (Ed.). World Book Encyclopedia.

Vol.2 No.2 2019
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

27 الشیخ احمد رضا۔ قاموس رد العامي الى الفصيح۔ (دارالرائد العربي۔الطبعة الثانية1401ھ- 1981م)

28 معلوف لویس۔المنجد فی اللغة والاعلام۔(دارالمشرق۔۱۹۹۷)

29 د۔عبدالقادر بوشیبہ۔محاضرات فی علم المفردات وصناعة المعاجم۔(وزارة التعلیم العالی تلمسان۔۲۰۱۵ء)۔ص ۴۷

30 الصحوة الاسلامیة ذوالقعدة1434ھ۔

31 عبدالقادر بوشیبہ (الدکتور)۔محاضرات فی علم المفردات وصناعة المعاجم۔(جامعہ ابی بکر، تلمسان، تیونس۔ ۲۰۱۴ء)۔ص ۱۰

32 عبدالرحمٰن جمال۔المعاجم اللغویة: نشأتها وتطورها۔ص ۴

کتابیات:

- الحبیب النصراوی۔التعریف القاموسی۔مرکز النشر الجامعی۔منوبة، تونس۔۲۰۰۹ء
- الجيلالي، حلاّم (د): تقنيات التعريف في المعاجم العربية المعاصرة،اتحاد الکتاب العرب، دمشق،1999ء
- احمد متعوق، (ڈاکٹر)۔المعاجم اللغویة العربیة۔المجمع الثقافی، ابوظہبی۔۱۹۹۹ء
- احمد مختار عمر۔صناعة المعجم الحدیث(عالم الکتب، ط۲۔القاہرہ مصر۔۲۰۰۹ء
- اسماعیل بن حماد۔ الصحاح تاج اللغة۔ت: احمد عبدالغفور عطار۔دارالعلم للملایین، مصر۔۱۹۹۰ء
- السيوطي، جلال الدين عبدالرحمن: المزهر في علوم اللغة وأنواعها، تحقيق: فؤاد علي منصور، ط1، دارالکتب العلمية، بيروت1998م
- الشیخ احمد رضا۔ قاموس رد العامي الى الفصيح۔ دارالرائد العربي۔الطبعة الثانية1401ھ- 1981م
- حاجي خليفة چلپی، مصطفى بن عبدالله۔ كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون، (دارالفکر، بیروت، سنة الطبعة: 1410 - 1990ء
- خليل، حلمي: مقدمة لدراسة التراث المعجمي العربي، دارالنهضة العربية، بيروت، ط1997 ء
- عبدالرحمٰن جمال۔المعاجم اللغویة: نشأتها وتطورها۔دارالنہضۃ بیروت، لبنان۔۱۹۹۷ء
- عبدالقادر بوشیبہ (الدکتور)۔محاضرات فی علم المفردات وصناعة المعاجم۔جامعہ ابی بکر، تلمسان، تیونس۔۲۰۱۴ء
- علی محمد الصراف (ڈاکٹر)۔"اصول المعجم العربی"۔المجلة الأردنية في اللغة العربية وآدابها ،المجلد (9) العدد(4) محرم 1435 ھ /کانوناول 2013۔الجامعة مؤتة، الکرک، الأردن
- علی القاسمی۔علم اللغة وصناعة المعجم۔مکتبہ لبنان ناشرون۔ط۳۔بیروت، لبنان۔۲۰۰۴ء
- علی القاسمی۔المعجمية العربية بين النظرية والتطبيق۔مکتبہ لبنان ناشرون۔ط۱، بیروت، لبنان۔۲۰۰۳ء
- عمر احمد مختار، ڈاکٹر۔ البحث اللغوی عند العرب۔عالم الکتب القاہرہ، طبع ۸۔۲۰۰۳ء
- الفيومي، أحمد محمد: المصباح المنير، مكتبة لبنان، بيروت، 2001م
- مجمع اللغة العربية: المعجم الوسيط۔مکتبة الشروق الدولیہ، القاہرہ۔ط۴۔۲۰۰۴ء
- محمد الرکیک۔ المعجمیة التفسیریة التالیفیة۔مطبعۃ فاس، مراکش۔۲۰۰۰ء

- محمد رشاد الحمزاوی۔ المعجم العربی المعاصر فی نظر المعجمیة الحدیثة۔ مجلة مجمع اللغة العربیة، دمشق
- معلوف لویس۔ المنجد فی اللغة والاعلام۔ دار المشرق۔ ۱۹۹۷
- میشال نارنوف۔ قاموس المعانی لکل رسم معنی۔ موقع اللغة والثقافة العربیة، فرانس۔ ۲۰۱۵ء
- نبیل علی۔ اللغة العربیة والحاسوب۔ دار تعریب، ط ا۔ الکویت ۱۹۸۸ء
- Harris, Randy Allen. **The Linguistics Wars**, Oxford, New York: Oxford University Press, 1993
- Robert O Zeleny (Ed.). World Book Encyclopedia. Oxford Press, USA. 1990
- Leonhard Lipka, **English Lexicology: Lexical Structure, Word Semantics & Word-formation Gunter Narr Verlag**, 2002